

توثیق، کفارہ، اعلان

نمبر 3488

ایک خطبہ

جو بروز جمعرات، 2 دسمبر، 1915 کو شائع ہوا  
پیش کیا گیا خادمِ خدا سی۔ ایچ۔ اسپرچن کی معرفت  
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن میں  
خداوند کے دن، اتوار کی شام، 9 اکتوبر، 1870 کو

پس ہم اُس کے فضل سے مفت راستباز ٹھہرائے گئے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے۔  
جسے خدا نے اُس کے خون پر ایمان کے وسیلہ سے کفارہ ٹھہرایا تاکہ اپنی راستبازی ظاہر کرے اُن گناہوں کی  
معافی کے لیے جو پہلے گزر چکے تھے، خدا کی بردباری کے سبب سے؛  
تاکہ وہ اپنی راستبازی کو اس وقت ظاہر کرے کہ وہ خود بھی عادل رہے، اور اُسے راستباز ٹھہرائے جو یسوع  
"پر ایمان لاتا ہے۔"

— رومیوں 26-24-3 —

اے عزیزو، میرا گمان ہے کہ تم میں سے بعض یہ کہنے کو ہوں گے، "یہی پرانا عقیدہ پھر سے ہمارے سامنے رکھا جا رہا ہے،  
جو ہم بار بار سنتے ہیں۔" اور اگر تم ایسا کہو، تو مجھے کچھ تعجب نہ ہو گا۔ اور میں بھی، دوسری طرف، کسی قسم کی معذرت  
پیش نہ کروں گا۔

راستبازی کا وہ عقیدہ جو ایمان کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے، مسیح کی قائم مقام قربانی کی بنیاد پر — یہی میرے پیغام کی جان  
ہے، جیسا کہ روٹی اور نمک دستر خوان کے لیے لازم ہیں۔ جس طرح ہر بار جب دستر خوان چُنا جائے، یہ چیزیں ضرور  
موجود ہوں، ویسے ہی یہ پیغام ہر تعلیم کا جزو لاینفک ہے۔

میں اس عقیدہ کو ایسا سچ جانتا ہوں جس کی منادی ہر وقت کی جانی چاہیے، اور جو ہمارے تمام کلام میں شامل ہونا لازم ہے؛  
جیسا کہ شریعت میں لکھا ہے: "اپنے تمام نذرانوں کے ساتھ نمک بھی چڑھا۔" پس یہی انجیل کا نمک ہے۔  
درحقیقت، اس کو بار بار دہرانا بھی کم نہ ہوگا۔ یہ وہ تعلیم ہے جو جانوں کو نجات دیتی ہے — یہی انجیل یسوع مسیح کی بنیاد  
ہے۔ یہی وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے خدا کثیر لوگوں کو اپنے ساتھ صلح میں لے آتا ہے۔

جیسے کوئی معلم اپنے شاگردوں کو نحو کی ابتدائیات میں پختہ بناتا ہے تاکہ وہ زبان کے اصولوں کو اچھی طرح سمجھیں،  
ویسے ہی ہمیں اس بُنیادی اور مرکزی صداقت میں جڑ پکڑنی ہے — کہ راستبازی یسوع مسیح کی راستبازی کے باعث ہے، نہ کہ  
ہماری اپنی کسی نیکی یا اعمال کے سبب۔

مارٹن لوتھر، جو اس تعلیم کی بڑی شدت سے منادی کرنا تھا، اکثر یہ کہتا کہ کاش وہ کسی طرح یہ سچائی لوگوں کے ذہنوں میں  
ٹھونس دے، چاہے اُسے بائبل لے کر اُن کے سروں پر مارنا پڑے — کیونکہ جیسے ہی لوگ اسے سیکھتے، ویسے ہی بھول  
جاتے۔

بار بار، بار بار، اور پھر بار بار، مسیحی خادم کو اس سچائی پر زور دیتے رہنا ہے — کہ خدا مسیح میں تھا، دُنیا کو اپنے ساتھ  
میل ملاپ میں لاتا، اور اُن کی خطاؤں کو اُن پر محسوب نہ کرتا۔  
اور جب تک دُنیا قائم ہے، وہ اس صداقت کو دہراتا رہے گا کہ ہم اپنے کسی عمل یا استحقاق کے باعث نہیں، بلکہ اپنے فدیہ دہندہ  
کی راستبازی سے راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔

میں اس وقت کوئی خطبہ دینے کا قصد نہیں رکھتا، بلکہ اس عقیدہ کی ایک مرتب اور واضح تشریح پیش کرنا چاہتا ہوں۔  
اور اگر تم متذکرہ عبارت کی طرف رجوع کرو، تو ہم بخوبی اسے تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، اور اُن پر تین عنوانات  
رکھ سکتے ہیں: توثیق، کفارہ، اعلان۔

"توثیق — "پس ہم اُس کے فضل سے مفت راستباز ٹھہرائے گئے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے۔  
کفارہ — "جسے خدا نے اُس کے خون پر ایمان کے وسیلہ سے کفارہ ٹھہرایا تاکہ اپنی راستبازی ظاہر کرے اُن گناہوں کی معافی  
کے لیے جو پہلے گزر چکے تھے۔"  
اعلان — "تاکہ اس وقت اپنی راستبازی ظاہر کرے، تاکہ وہ خود بھی عادل ٹھہرے، اور اُسے بھی راستباز گردانے جو یسوع پر  
"ایمان لایا۔"

...پس، سب سے پہلے، ہم کچھ غور کریں گے

۱

توثیق (راستباز ٹھہرایا جانا) :

کا مفہوم اس مقام پر، اور اکثر مواقع پر، یہ ہے کہ کسی شخص کو راستباز ٹھہرایا جائے۔ (Justification) لفظ توثیق کوئی شخص عدالت کے روبرو لایا جاتا ہے، منصف کے سامنے پیش کیا جاتا ہے؛ اور دو میں سے ایک انجام اُس کا ہوتا ہے— یا تو وہ بری الذمہ قرار پاتا ہے، یعنی راستباز ٹھہرتا ہے، یا پھر اُس پر فتویٰ صادر ہوتا ہے۔

اے سامعین عزیز، ہم سب خُداوندِ عادل کے حضور کھڑے ہیں، اور اس لمحہ میں یا تو بری الذمہ گردانے گئے ہیں یا مجرم، یا تو توثیق یافتہ ہیں یا سزا کے نیچے۔

یہ برگز ممکن نہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے بے گناہ ہونے کی بنیاد پر بری الذمہ ٹھہرے، کیونکہ ہم سب کو یہ اقرار کرنا ہوگا کہ ہم نے خُدا کی شریعت کو بارہا، بلکہ لاکھوں مرتبہ توڑا ہے۔ یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی شخص اپنے شخصی فرمانبرداری کے سبب راستباز ٹھہرایا جائے، کیونکہ اگر کسی کو اپنے اعمال کی بنیاد پر راستباز ٹھہرنا ہے، تو اُسے کامل ہونا لازم ہے—مگر کامل ہم برگز نہ تھے۔

ہم نے شریعت کو توڑا، اور بنور اُسے توڑتے چلے جا رہے ہیں، اور یوں شریعت کے اعمال سے راستباز ٹھہرنا ممکن نہیں۔ پس، خُداوند—جو آسمان و زمین کا خُدا ہے—نے ایک راہ تجویز کی ہے، ایک راہ مقرر کی ہے، جس کے وسیلہ سے وہ خود عادل بھی رہے، اور خطاکار کو بھی راستباز ٹھہرائے؛ جیسا کہ ہمارے متن میں لکھا ہے، تاکہ وہ عادل ہو اور اُسے راستباز ٹھہرائے جو یسوع پر ایمان لاتا ہے۔

یہ راہ ہے: قائم مقامی اور احتساب کی راہ۔  
ہمارے گناہ ہم سے لے کر یسوع مسیح، بے گناہ فدیہ دہندہ پر رکھے گئے  
"کیونکہ" اُس نے اُسے جو گناہ سے واقف نہ تھا، ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔

پھر، جب یہ عمل مکمل ہوا، تو یسوع مسیح کی وہ راستبازی جو اُس نے مکمل طور پر انجام دی، ہم پر محسوب ہوئی، ہم سے منسوب ہوئی؛  
"تاکہ کلام کی وہ بات پوری ہو،" تاکہ ہم اُس میں خُدا کی راستبازی ٹھہریں۔

اب ہم اُس میں پائے گئے، نہ کہ اپنی راستبازی کے ساتھ جو شریعت سے ہے، بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو ایمان کے وسیلہ سے خُدا کی طرف سے ہے۔

ہم نے شریعت کو توڑا، لہذا مجرم ٹھہرے؛ مگر یسوع آیا، اور ہماری جگہ کھڑا ہوا، اُس نے اُن سب کا نمائندہ بن کر جنہیں اُس نے چن لیا، شریعت کو کامل طور پر پورا کیا، اور اُن کی تمام خطاؤں کی سزا بھی اُٹھائی۔  
وہ نہ صرف فعال طور پر شریعت کی پیروی کرتا رہا، بلکہ مفعولی طور پر اُس کی سزا بھی سہہ گیا۔

اب وہ سب کچھ جو اُس نے کیا، ہم پر منسوب ہوا؛  
اور جو کچھ ہم نے گناہ کے طور پر کیا، اُس پر محسوب ہوا۔  
"اور وہ ہمارے لیے لعنت ٹھہرا—جیسا کہ لکھا ہے: "ملعون ہے ہر ایک جو درخت پر لٹکایا جائے۔"

اگر تم پوچھو کہ یہ عمل کیونکر عادل ہو سکتا ہے؟  
تو میرا جواب یہ ہے کہ خُدا نے اُسے ٹھہرایا، اور ممکن نہیں کہ خُدا کسی ایسی بات کو ٹھہرائے جو عادل نہ ہو۔

اور پھر، اس کے پیچھے ایک ازلی حکمت بھی ہے؛  
کیونکہ ہماری پہلی ہلاکت ہمارے پہلے باپ، آدم، کے وسیلہ سے آئی۔  
ہمارا پہلا زوال ہمارے اپنے فعل سے نہ تھا، بلکہ اُس انسان کے سبب سے تھا جو ہمارا نمائندہ تھا۔

شاید اگر ہم میں سے ہر ایک نے الگ الگ، خود گناہ کیا ہوتا،  
تو ہمارے لیے فدیہ ممکن نہ ہوتا—جیسا کہ ہم جانتے ہیں، گرے ہوئے فرشتوں کے لیے بھی فدیہ ممکن نہیں۔

مگر چونکہ پہلا گناہ آدم کے وفاقی نمائندہ ہونے کے سبب سے ہم سب پر آیا  
اس لیے فدیہ بھی دوسرے وفاقی نمائندہ کے ذریعہ سے ممکن ہوا یعنی یسوع مسیح، دوسرا آدم۔

جس طرح ایک آدمی کے سبب سے موت آئی،  
"ویسے ہی ایک آدمی کے ذریعہ سے مردوں کی قیامت بھی۔"

جس طرح آدم کے ذریعہ گناہ دُنیا میں آیا، اور نسل فنا ہوئی،  
ویسے ہی دوسرے جلالی آدم، یسوع مسیح، کے وسیلہ سے فضل نے راستبازی کے ذریعہ تا حیاتِ ابدی سلطنت کی۔

پس، اس منصوبہ کی عدالت پر تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیے۔  
جس خودمختار کے خلاف تم نے گناہ کیا، وہی اس راہ کو قبول فرماتا ہے؛  
اور جو خُدا قبول کرے، اُس پر ہمیں بھروسا کرنے میں تردد نہیں ہونا چاہیے۔

اگر خُدا، جو مجروح ہوا، ہمیں راستباز قرار دینے پر راضی ہے  
تو ہم بھی مطمئن ہو سکتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے جو کچھ کرے گا، عادل اور راست ہوگا؛  
کیونکہ اگر وہ توثیق کرے، تو کون مجرم ٹھہرا سکتا ہے؟  
اگر وہ بری الذمہ گردانے، تو کون الزام لگا سکتا ہے؟

ہم دلیری سے کہہ سکتے ہیں، اگر ایک بار ہمیں بری قرار دیا جائے  
"کون ہے جو خُدا کے برگزیدوں پر کچھ الزام لگائے؟"

اب غور کرو کہ ہمارا متن اس توثیق کے منصوبہ کے بارے میں کیا کہتا ہے  
یہ بیان کرتا ہے کہ، جہاں تک ہمارا تعلق ہے، یہ ہمیں مفت عنایت ہوتی ہے۔  
— "مفت راستباز ٹھہرائے گئے"

خُدا گناہگار کو بلا معاوضہ معاف فرماتا ہے؛  
نہ اُس کی توبہ کے اجر کی بنیاد پر  
نہ اُس کے کسی پختہ عزم کے سبب جو ازلی ذہن کو متاثر کرے  
نہ کفارہ یا سزاؤں کی وجہ سے — بلکہ محض اپنے ارادہ سے۔

— وہ گناہوں کو اس لیے دور کرتا ہے کہ وہ ایسا کرنا چاہتا ہے  
بغیر قیمت، بغیر لائق ہونے کے، بغیر کسی چیز کے جو اُسے مجبور کرے — محض اپنے فضل سے۔  
کیونکہ وہ رحم میں خوشی رکھتا ہے  
"مفت راستباز ٹھہرائے گئے۔"

اور پھر تاکہ بات اور بھی زیادہ روشن ہو، فرمایا گیا: "اُس کے فضل سے" — یہ الفاظ اگرچہ تکرار ہیں، مگر بے فائدہ تکرار نہیں،  
بلکہ تاکید و تصدیق ہیں۔

ہم راستباز ٹھہرائے گئے، نہ کسی قرض کے عوض، نہ اس لیے کہ خُدا پر لازم تھا کہ ہمیں راستباز ٹھہرائے  
بلکہ محض اپنی بے پایاں محبت اور بے کرانِ رحمت کے باعث  
اُس نے گناہگاروں کو معاف کیا، اور ناراستوں کو مسیح کی راستبازی کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرایا۔

میں جانتا ہوں بعض نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ہم یہ تعلیم دے کر  
کہ مسیح کی راستبازی ہی دونوں — معافی اور توثیق — کا باعث ہے  
معافی کو آزاد اور مفت نہیں ٹھہراتے؛  
مگر ہم پورے زور سے یہ بات تھامے ہوئے ہیں  
— کہ معافی بھی مفت ہے، اور توثیق بھی مفت  
اگرچہ یہ مسیح یسوع کے وسیلہ سے نجات کے ذریعے حاصل ہوئی۔

یہ ہم کو مفت ملی؛  
خُدا کے فضل و رحم کی نظر سے یہ آزاد ہے  
مگر اُس نجات کے وسیلہ سے ہے جو مسیح میں ہے؛

،کیونکہ خُدا کو عادل ہونا ضروری ہے  
،راستباز ہونا اُس کی ذات کا خاصہ ہے  
اور وہ گناہ کو سزا سے جدا نہیں کر سکتا۔

وہ خُداوند مطلق ہے، مگر کبھی اپنی مطلق الاختیاری میں راستبازی کو پامال نہیں کرتا۔  
،اگر وہ گناہ کو نظر انداز کرے  
،اور اُس سزا کو ترک کرے جو اُس نے وعدہ کی تھی  
،تو یہ ایک ایسا عمل ہوگا جو اُس کی ذات سے ناممکن ہے  
:کیونکہ اُس نے خود فرمایا ہے  
"وہ ہرگز مجرم کو بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔"

،تاہم، توثیق تمہارے لیے مفت ہے  
،ہر اُس جان کے لیے مفت ہے جو اُسے قبول کرے  
ہر اُس شخص کے لیے مفت ہے جو یسوع پر ایمان لائے۔

،اب یاد رکھو، یہ توثیق جو تمہارے سامنے رکھی گئی ہے  
—وہ اُس نجات کے وسیلہ سے ہے جو مسیح یسوع میں ہے  
نجات کے وسیلہ سے، یعنی فدیہ کے وسیلہ سے۔

—ایک قیمت ادا کی گئی ہے  
یہ نجات فدیہ کے بغیر نہیں؛  
،اس میں درمیانی دُکھ اٹھانا تھا  
اس میں درمیانی فرمانبرداری تھی۔

،ہم مفت راستباز ٹھہرائے گئے  
،مگر یہ نجات فدیہ کے بغیر نہیں دی گئی  
نہ یہ فضل کفارہ گزرے بغیر نازل ہوا۔

!آہ! کیسے انسان اس بات کو مٹا ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں  
،بعض جو اپنے آپ کو فلسفی سمجھتے ہیں  
کے اس عظیم عقیدہ پر کیچڑ اچھالیں؛ (Substitution) یہی کوشش کرتے ہیں کہ قائم مقامی  
مگر یہی عقیدہ تو انجیل کی جان، سر، بنیاد، کونے کا پتھر، اور تاج قوس ہے۔

،اگر اسے نکال دیا جائے  
،تو میں بلا جھجک کہتا ہوں کہ جو انجیل باقی رہتی ہے، وہ انجیل نہیں  
بلکہ ایک اور تعلیم ہے—اور کچھ ایسے ہیں جو تمہیں گمراہ کرتے ہیں۔

گناہگار ضمیر عبث ڈھونڈتا ہے"  
کچھ مضبوط سہارا اپنے آرام کا؛  
،عبث آرزو میں ٹوٹتا ہے دل  
جب تک فقط مسیح کو نہ تھامے۔  
،جب تک خُدا کو بشر میں نہ دیکھوں  
کوئی تسلی نہ ملے خیالوں کو؛  
مقدس تثلیث کی صداقت  
محض دہشت بنے ذہن میں۔  
،پر اگر عمانوئیل کا چہرہ دکھائی دے  
امید، خوشی، شروع ہو جاتی ہے؛  
،اُس کا فضل ڈر کو دور کرتا ہے  
"اُس کی محبت گناہ مٹا دیتی ہے۔"

—ہم نجات کے اس عقیدہ کو ترک نہیں کر سکتے  
وہ نجات جو مسیح یسوع میں ہے۔

اے جان، سن—یہی ہے اصل بات  
،تو مفت راستباز ٹھہرایا گیا ہے  
لیکن اس نے تیرے نجات دہندہ کو مہنگا پڑا۔

یہ اُسے ایک فرمانبردار زندگی میں پڑا؛  
یہ اُسے ایک شرمناک، دکھدہ، اور ناقابلِ بیان موت میں پڑا۔

،وہ پیالہ جو تیرے غضب سے لبریز تھا  
—جسے تو ابد تک پیتا رہے گا اور کبھی ختم نہ کر سکے گا  
وہ پیالہ پینا لازم تھا۔

یسوع نے اُسے پیا۔  
،اُس نے پیالہ کو لبوں سے لگایا  
،اور جیسے ہی پہلا قطرہ چکھا  
اُس کا پسینہ خون کے بڑے بڑے قطرے بن کر زمین پر گرنے لگا۔

—مگر وہ پیتا رہا  
—اگرچہ اُس کا سر، ہاتھ، اور پاؤں سب دکھ میں تھے  
،وہ پیتا رہا  
:اگرچہ وہ پکارا  
"اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

،وہ پیتا رہا  
یہاں تک کہ اُس پیالہ میں  
،ایک بھی سیاہ قطرہ یا تلچھٹ باقی نہ رہی  
،اور جب وہ اُسے اُلٹا کر چکا  
:تو اُس نے پکارا  
"إتمام ہوا! تمام ہوا"  
اور اپنی رُوح حوالہ کر دی۔

،ایک ہی لافانی پیالہ محبت میں  
،خُداوند نے ہر اُس شخص کے لیے  
،جس کے واسطے اُس نے اپنا خون بہایا  
—ملا مت کو بکسر پی چکا  
،ہم اُس کے فضل سے مفت راستباز ٹھہرائے گئے ہیں"  
"اُس فدیہ کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے۔

—یہ فدیہ تھا  
،ایک قائم مقامی دکھ اُٹھانے کے ذریعے  
،ایک نیابتی فرمانبرداری کے ذریعے  
،ایک درمیانی شفاعت کے ذریعے  
—جس میں مسیح نے ہمارے حق میں خود کو پیش کیا

"تاکہ ہم کبھی اُس کے باپ کے راستباز غضب کے وار نہ سہیں۔"

کیا تو سمجھتا ہے، اے گناہگار؟ کیا تو اسے جانتا ہے؟  
،اگر نہیں، تو خُدا تجھ پر رحم کرے کہ تو ابھی اسے سمجھ لے  
—کیونکہ یہ ایک موجودہ حقیقت ہے

کیا یہاں فعلِ حال نہیں آیا؟  
راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں "یعنی اب، اسی وقت راستباز۔"

اے گناہگار، تو ابھی مجرم ٹھہرایا گیا ہے  
—مگر اگر تو ابھی یسوع کو دیکھے  
—اُسے جو تیرے بدلے قربانی کے طور پر کھڑا ہے  
،اگر تو اُسی پر ابھی ایمان لائے  
،جو تیرے مقام پر مرا  
،تو ابھی راستباز ٹھہرایا جائے گا  
،تیرے گناہ ابھی معاف ہوں گے  
،راستبازی تجھے ابھی عطا ہوگی  
:اور تو اُس آیت کا مفہوم جان لے گا

،پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں "  
،جو جسم کے پیچھے نہیں بلکہ رُوح کے موافق چلتے ہیں  
"ان پر کچھ سزا نہیں۔

کیا تُو سمجھتا ہے کہ راستبازی کا مطلب کیا ہے؟  
—اُہ! کاش تُو اُسے پالے  
!یہ تجھے شادمانی میں جھومنے پر مجبور کر دے گا  
:اور اب دوسرا کلمہ ہے

## II

— کفارہ

،یہ یہاں رحمت کے تخت کی طرف اشارہ ہے  
—یعنی اُس پردے کی طرف جو صندوقِ عہد پر تھا  
،ہماری زبان میں، یہ صلح کرانے والی حقیقت ہے  
—ایسی حقیقت جو خُدا کو خوشنود کر دیتی ہے  
ایک ایسی میل ملاپ کی صورت  
جس کے ذریعے خُدا اور انسان ایک ہو جاتے ہیں۔  
—کفارہ

،ایسا عمل جو خُدا کی مجروح عزت کو بحال کرے  
ایسا فدیہ جو خدائی شریعت کی توہین کا تدارک کرے۔

—اب اس کفارہ کے بارے میں ہم کہیں گے  
اور خُدا کا رُوح ہمیں کلام دے۔

،تو کہتا ہے، اے گناہگار  
میں خُدا کے حضور کس طرح آؤں؟"  
"میں قادرِ مطلق کے قریب کیسے آؤں؟  
تو کیا کچھ نہ دے گا نجات کے بدلے؟  
،جو کچھ تیرے پاس ہے  
—تو سب قربان کرنے کو تیار ہے  
،اگر ہزار پہاڑوں پر بیل و بھیڑیں ہوتیں  
،اور اُن کا خون تجھے پاک کرتا  
تو تو اُسے دریاؤں کی صورت بہا دیتا۔

تو پھر پوچھتا ہے:  
"وہ کفارہ کیا ہے جو میں لا سکتا ہوں؟"  
—خُدا تجھے جواب دیتا ہے  
بہاں، اُسی کے کلام میں، وہ تجھے بتاتا ہے  
کہ اُس نے اپنے پیارے بیٹے میں کفارہ مہیا کیا ہے۔

اور پہلے تو غور کر  
یہ کفارہ کس نے مہیا کیا؟  
"جسے خُدا نے ٹھہرایا۔"

اس محبت کو دیکھ  
کہ وہی خُدا جو ناراض تھا  
وہی خُدا کفارہ مہیا کرتا ہے۔  
—گناہ خُدا کے خلاف کیا گیا  
اور وہی خُدا راہ نکالتا ہے  
کہ گناہگاروں پر رحم کرے۔  
کیا ہی محفوظ بات ہے  
کہ ہم ایسا کفارہ قبول کریں  
جو خود خُدا—جس کی توبین ہوئی—پیش کرتا ہے۔

پھر غور کر  
کہ فرمایا گیا ہے:  
"خُدا نے اُسے ٹھہرایا۔"  
"یعنی، حاشیے میں،" پہلے سے مقرر کیا۔  
—مسیح کا کفارہ کوئی نیا خیال نہیں  
یہ اعلیٰ ترین خُداوند کا قدیم ارادہ ہے۔  
اور یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں  
بلکہ خُدا نے اُسے ظاہر کیا ہے  
—اُسے ٹھہرایا، نمایاں کیا  
اپنے نبیوں کے ذریعے  
—اپنے کلام میں  
اپنے واعظوں کے ذریعے  
—تمہارے گلی کوچوں میں  
خُدا نے مسیح کو ٹھہرایا  
کہ وہ انسان کے گناہوں کا کفارہ ہو۔

یہ اُسی کا بندوبست ہے  
—اُسی کا مقرر کردہ ہے  
اور آج رات  
!تمہیں اس کی منادی بھی اُسی کے اختیار سے ہو رہی ہے  
،آہ! اس پر غور کر  
اور تم جو اُس کی رحمت کے طالب ہو  
خوشی سے جھوم اُٹھو  
کہ یہ پیغام تم تک ایسے سند شدہ انداز میں آیا ہے۔

مگر غور کرو  
کہ اس کفارہ کا مرکزی نکتہ ہے  
خون۔  
"مسیح یسوع، جسے خُدا نے اُس کے خون پر ایمان کے وسیلہ سے کفارہ ٹھہرایا۔"

—بعض لوگ یسوع کے خون کی بات سننا برداشت نہیں کر سکتے  
مگر پرانی شریعت میں لکھا ہے:

"خون ہی گناہ کے کفارے کا باعث ہوگا۔"

اور پھر:

"خون بہائے بغیر معافی نہیں۔"

اور نیز:

"خون ہی اُس کی جان ہے۔"

اور:

"جب میں خون دیکھوں گا تو تم پر سے گزر جاؤں گا۔"

یعنی یہ

کہ جو چیز گناہ کا کفارہ کرتی ہے  
—وہ مسیح کی زندگی بطور نمونہ نہیں  
—نہ ہی اُس کے اعمال بطور صداقت کی دلیل  
—بلکہ مسیح کی مصیبت  
مسیح کی موت۔

سب جانتے ہیں کہ "خون" سے مراد  
اُس کا دُکھ اُٹھانا اور مرنا ہے۔

جب خون بہا

—تو یسوع نے دُکھ اُٹھایا

، اُس کا بدن زخمی ہوا

، اُس کی جان اندر سے خون بار ہوئی

—اُس کی رُوح نے تکلیف سہی

، اُس کی جان کی اذیت

اُس کے دُکھوں کی جان تھی۔

پھر موت آئی۔

موت، گناہ کی سزا تھی۔

یسوع مرا—واقعی مرا۔

اور اُس کے دل کا خون

، پانی کے ساتھ ملا ہوا

اُس کے چھیدے ہوئے پہلو سے بہہ نکلا۔

، خُدا ہم کو معاف کرنے میں خوشنود ہے، کیونکہ یسوع نے دُکھ اُٹھائے

—اور تسلی کا اصل سرچشمہ صلیب ہے

وہ صلیب جس پر مصلوب نجات دہندہ، جان کنی کے عالم میں تھا۔

، اے وہ لوگو جو خُدا سے صلح کے طالب ہو

اپنے دلوں کو اس بات سے غافل نہ ہونے دو۔

تمہاری اُمید بیت لحم میں نہیں بلکہ جلجتا میں ہے۔

، تمہارا سہارا اُس دوسرے ظہور میں نہیں

—بلکہ پہلے ظہور میں ہے

اور اُس موت میں جو اُس کے ظہور کا اختتام بنی۔

، تمہیں مسیح کی جلالی حالت کو نہیں

بلکہ اُس کی فروتنی اور عاجزی کو دیکھنا ہے۔

—وہ مسیح جو کفارہ دینے والے دُکھوں میں تھا

وہی تمہاری واحد اُمید ہے۔

—خون، خون، خون



—یہیں کفارہ پوشیدہ ہے  
اور ہمارا ایمان ادھر ہی نظر اٹھائے۔

:ایسا ہی ہے، ہاں، بیشک ایسا ہی ہے

میرے گناہ تیری غضب کے لائق تھے، اے میرے خُدا؛"  
"مگر تیرا قہر تیرے بیٹے پر نازل ہوا۔

—میرے گناہوں نے تیرا چہرہ پھیر دیا  
تو نے اپنا چہرہ اُس سے پھیر لیا۔  
—میرے گناہ موت کے سزاوار تھے  
وہ مر گیا۔  
،میرے گناہ لائق تھے کہ اُن پر تھوکا جائے  
،اُن کا ٹھٹھا اڑایا جائے  
—اور وہ گنہگاروں کی مانند باہر نکال دیے جائیں  
یہ سب کچھ اُس نے سہا  
،گویا وہی میرا گناہ ہو  
اور کیا یہ یوں نہیں؟

،جس نے گناہ نہ کیا"  
،اُسے خُدا نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا  
"تاکہ ہم اُس میں خُدا کی راستبازی ٹھہریں۔

،اے بھائیو  
میں گواہی دیتا ہوں  
کہ میری ضمیر کو کبھی بھی سُکون نصیب نہ ہوا  
،جب تک کہ میں نے اس سچائی کو نہ جانا  
،اور تب سے  
میرے پاس کوئی اور چٹان نہیں  
—جس پر میں اپنی نجات کی عمارت تعمیر کروں  
:مگر یہی

،مسیح میری جگہ پر  
—اور میں مسیح کی جگہ پر  
،اُس میں محفوظ  
،اور وہ میرے بدلے پیٹا گیا  
،گوٹا گیا  
،زخم کھایا  
،قربان کیا گیا۔  
وہی ہے۔  
کفارہ، اُس کے خون کے وسیلہ سے۔

:لیکن نوشتہٴ مقدس فرماتا ہے

"اُس کے خون پر ایمان کے وسیلہ سے۔"

پس یہ تمہیں ظاہر کرتا ہے  
،کہ جب تک ایمان نہ ہو  
کفارہ ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔  
میں کبھی یہ نہ جان سکوں گا  
کہ خُدا نے میرے گناہ مٹا دیے ہیں  
جب تک مجھے ایمان نہ ہو۔

اور ایمان کیا ہے؟  
صرف بھروسہ۔  
—اور جب میں یسوع کے خون پر ایمان رکھتا ہوں  
میرا گناہ ایک لمحے میں معاف ہو جاتا ہے۔  
جب میں فروتنی سے  
اپنے نجات دہندہ کے مکمل کام پر تکیہ کرتا ہوں  
تو

،اگرچہ میرے گناہ لال ہوں جیسے قرمزی"  
وہ اُون کی مانند سفید ہو جاتے ہیں؛  
،اگرچہ وہ سرخ ہوں جیسے ارغوانی  
"وہ برف سے بھی زیادہ سفید ہو جاتے ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟  
مجھے مشکل لگتا ہے  
—کہ میں اس کفارے کی حقیقت پر کیسے گفتگو کروں  
میرا دل اتنی خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے  
کہ میرے پاس الفاظ نہیں رہتے۔

میں یقین سے جانتا ہوں  
،کہ میں، اور تم  
،اور آسمان کے نیچے ہر ایمان دار  
خُدا کے حضور  
ہر گناہ سے یوں پاک ٹھہرتا ہے  
،گویا اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں  
اور خُدا کے نزدیک یوں مقبول ہے  
—گویا اُس کی تمام زندگی کامل فرمانبرداری تھی  
اور یہ سب  
اُس کفارہ دینے والے خون اور  
،ہمارے پیارے مصلوب  
،مگر اب جلالی نجات دہندہ کی قدر و قیمت کے سبب ہے  
جو ہماری جگہ کھڑا ہے۔

اگر مجھے  
،اپنی طرف سے کامل راستبازی حاصل ہو سکتی  
—تو بھی میں اُسے نہ لیتا  
،میں اپنے خُداوند کی راستبازی کو ترجیح دیتا  
،کیونکہ میری راستبازی  
،اگرچہ کامل ہو  
محض ایک انسان کی راستبازی ہے؛  
لیکن اُس کی راستبازی  
—خُدا اور انسان دونوں کی ہے  
خُدا-انسان۔

،آہ! وہ صرف بے عیب اور مکمل نہیں  
!بلکہ اُس میں بے انتہا فضیلت بھری ہے  
،سچ کہتا ہوں  
،اگر ہم اپنی طرف سے راستبازی پا سکتے  
تب بھی یہ دانشمندی ہوتی  
،کہ اُسے چھوڑ دیں  
اور ایمان کے ایک عمل سے

یسوع مسیح کی راستبازی کو اوڑھ لیں  
تاکہ ہم ہمیشہ کے لیے  
—مقبول ٹھہریں  
"مگر" محبوب میں مقبول۔

دیکھو،  
یہی تو اُس مقبولیت کا جلال ہے  
کہ یہ مقبولیت ہمیں  
مسیح میں حاصل ہوتی ہے۔

سو، جتنا وقت ہمیں دیا گیا  
میں نے اُسی میں  
—کفارہ پر کلام کیا  
اور اب چند کلمات متعلق ہیں

### III

۔ اعلانیہ بیان

معلوم ہوتا ہے  
کہ فدیہ اور خوشخبری کا بڑا مقصد  
یہی ہے  
کہ ظاہر کیا جائے  
کہ خُدا راستباز بھی ہے  
اور اُن کو راستباز ٹھہرانے والا بھی  
جو ایمان لاتے ہیں۔

پولوس بجا طور پر  
مسیح کی موت کے اثرات کو  
—دو حصوں میں بانٹتا ہے  
پہلے وہ کہتا ہے  
کہ وہ موت  
پچھلے گناہوں کے بارے میں  
،خُدا کی راستبازی کو ظاہر کرتی ہے  
خُدا کی برداشت کے سبب۔

ہمارے نجات دہندہ کے  
دنیا میں آنے سے پہلے  
دنیا پر ہزاروں سال گزر چکے تھے۔  
ہماری تقویم چار ہزار برس کا تذکرہ کرتی ہے۔  
میں اُس کو یقینی نہیں جانتا۔  
میں نے کبھی  
اُن تقاویم پر بھروسہ نہ کیا  
جو انسانی رائے سے  
ہمارے بائبلوں کے ساتھ انتہی کی گئی ہیں۔  
،شاید وہ درست ہوں  
شاید نہ ہوں۔  
،بہر حال  
ممکن ہے وہ چار ہزار سال ہوں۔

اُس عرصہ میں  
 بہت سے گناہگار جیتے رہے،  
 اور بہت سے نجات پائے۔  
 ابراہیمیوں کے گناہ  
 شریعت کے تحت اسرائیل کی بدکاریاں  
 معاف ہو گئیں  
 اور یہ اشخاص ایمان کے وسیلہ سے  
 راستباز ٹھہرائے گئے  
 —اور مقبول  
 مگر کیسے؟

—کوئی حقیقی خون کی قربانی نہ دی گئی تھی

سچ ہے  
 بیل اور برے قربان کیے گئے  
 مگر وہ کبھی گناہ مٹا نہ سکے۔  
 وہ بار بار لائے جاتے  
 گویا یہ دکھانے کو  
 کہ کام ابھی مکمل نہیں ہوا۔

نوشتہ ہمیں بتاتا ہے  
 کہ یہ سب کچھ  
 خدا کی برداشت کے سبب تھا۔

—پیش نظر کفارہ جو پیش کیا جانا تھا، خدا نے گناہوں کو معاف فرمایا  
 —جیسا کہ کلام ہے، اُن پر سے گزر گیا  
 اپنے اُن فرزندوں کے گناہوں سے  
 جو مسیح کے آنے سے پہلے زندہ تھے  
 پیش ازیں کہ وہ سزا جو نائب نے اٹھائی، پوری ہوتی۔

یہ ایک جلالی خیال ہے  
 کہ مسیح کا کفارہ  
 پیشگی اثر رکھتا تھا  
 جب تک کہ وہ مکمل نہ ہوا  
 —جب تک کہ وہ پیش نہ کیا گیا  
 اور بہتیرے آسمان میں داخل ہوئے  
 اور مسرت سے مالا مال ہوئے  
 جیسا کہ ابراہیم، اسحاق، یعقوب  
 اور سب مقدسین  
 جب کہ اُس خون کا ایک قطرہ بھی  
 جو اُن کی نجات کا سبب بنا  
 ابھی بہا نہ تھا  
 اور وہ ایک اذیت بھی  
 جو کفارہ کا جوہر بنی  
 ابھی سہنا باقی تھی۔

اب اگر خدا نے اُن سب گناہوں پر سے گزر کر  
 آخرکار کوئی کفارہ پیش نہ کیا ہوتا  
 —تو اُس کی عدالت ظاہر نہ ہوتی  
 مگر نجات دہندہ کا آخر میں آنا  
 اور سب کچھ سہنا  
 یہ اعلان تھا

کہ خُدا، پچھلے گناہوں کے بارے میں بھی  
راستباز ہے۔

یہ ثابت ہوا  
کہ جب اُس نے گناہ کو نظر انداز کیا  
—تو اُس کی نظر اُس عظیم قربانی پر تھی  
وہ بلا وجہ، بے عدالتی سے معاف نہیں کر رہا تھا  
بلکہ وہ سزا کا تقاضا رکھتا تھا۔

پھر رسول پولوس  
مسیح کی موت کے دوسرے عظیم اثر کو بیان کرتا ہے۔  
وہ کہتا ہے

"تاکہ وہ اس وقت اپنی راستبازی کو ظاہر کرے۔"

—یعنی آج  
جب ہم یہ عبارت پڑھتے ہیں۔

تاکہ وہ اس وقت اپنی راستبازی کو ظاہر کرے  
کہ وہ اب بھی راستباز ہے  
اور اُس کو راستباز ٹھہرانے والا ہے  
"جو یسوع پر ایمان لاتا ہے۔"

مسیح کی کفارہ بخش قربانی  
،آگے کی طرف نظر رکھتی ہے  
،اور زمانوں پر نظر رکھے گی  
یہاں تک کہ وہ دوبارہ آئے۔

اُس کے بیش قیمت خون کی تاثیر کبھی ختم نہ ہوگی  
جب تک کہ خُدا کی تمام فدیہ یافتہ کلیسیا  
"نجات نہ پا لے، اور پھر کبھی گناہ نہ کرے۔"

—اپنے لوگوں کے سب گناہ  
،ماضی، حال اور مستقبل کے  
—مسیح پر رکھے گئے  
،تمام گناہوں کا عظیم بوجھ  
،اُس کے سر پر ڈالا گیا  
،اور اُس نے اُن سب کے لیے دُکھ اُٹھایا  
،اور اُن سب کی خطاؤں کا خاتمہ کیا  
اور اُن سب کے لیے ابدی راستبازی داخل کی۔

—یہی ہے وہ عظیم سچ  
الہام کا سب سے عظیم سچ۔

اب میں ہمارے وقت کے آخری لمحات میں  
،تمہیں یاد دلاتا ہوں، اے عزیزو  
کہ میں نے تمہارے سامنے  
،کوئی غیر یقینی بات نہ رکھی  
نہ کوئی ایسا عقیدہ پیش کیا  
جو سچ ہو بھی سکتا ہے، نہ بھی۔

میں نے تمہارے سامنے  
کسی فرقہ وارانہ عقیدہ کا ایک زاویہ نہ دکھایا۔  
تمہارے سامنے وہ بات ہے  
جو یا تو تمہارے لیے زندگی کی خوشبو بنے گی  
یا موت کی بدبو۔

، آدمی کی حکمت کے الفاظ سے نہیں  
بلکہ سادگی سے  
میں نے تمہیں خُدا کا راستہ بتایا  
جس سے وہ انسان کو معاف کرتا  
اور راستباز ٹھہراتا ہے۔

، اگر تم اسے رد کرو  
تو یہ تمہاری جان کا خطرہ ہے۔

اور جیسا کہ تم اُس روز  
میرے آقا کے تختِ عدالت پر  
، اس بات کا جواب دو گے  
جب وہ تمہیں بلائے گا  
، کہ حساب دو  
—اوہ! میں تم سے خُدا کی قسم دے کر التماس کرتا ہوں  
اُس کفارہ کو قبول کرو  
جسے خُدا نے پیش کیا ہے۔

، یہاں کوئی سخت شرائط نہیں  
کوئی کڑی پابندیاں نہیں۔  
یہ الفاظ کھڑے ہیں

"ایمان لا، اور زندہ رہ۔"

جیسا کہ لکھا ہے

، جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے  
وہ نجات پائے گا؛  
، اور جو ایمان نہ لائے  
"وہ ہلاک کیا جائے گا۔"

میں نے تمہیں بتایا ہے  
—کہ یہ ایمان کیا ہے  
یہ خالص بھروسہ ہے  
اُس مجسم خُدا پر  
، جس نے تمہاری جگہ  
، تمہاری جگہ  
تمہارے بدلے  
دُکھ اٹھایا۔

، اگر تم اُس پر ایمان لاتے ہو  
، اُس پر بھروسہ کرتے ہو  
تو یہی ناقابلِ تردید گواہی ہے  
—کہ وہ تمہارا نائب تھا  
—کہ تمہارے گناہوں کا بوجھ جاتا رہا

،کہ جو پتھر دروازے پر تھا  
،وہ ہٹا دیا گیا  
اور تم نجات پا گئے ہو۔

—میں تم سے منت کرتا ہوں  
کسی اور راستبازی کی تلاش میں نہ نکلو۔  
،جس راستبازی کی تمہیں ضرورت ہے  
مسیح اُسے تمہیں مفت دیتا ہے۔

—یہ نہ کہو کہ تم گناہگار ہو  
—یہ سچ ہے کہ تم ہو  
مگر یہی نجات کی راہ  
گناہگاروں کے لیے رکھی گئی ہے۔

پس ہچکچاؤ مت  
—اگر تم اپنے آپ کو نالائق پاتے ہو  
ساری لائقیت جو درکار ہے  
بس یہ ہے  
کہ تم یہ اقرار کرو  
،کہ تم نالائق ہو  
اور خُدا کی پیش کردہ نعمت کو  
آزادی سے قبول کر لو۔

تمہارا کوئی گناہ  
تمہیں ہلاک نہ کرے گا  
،اگر تم ایمان لاؤ  
مگر تمہاری کوئی راستبازی  
تمہیں نجات نہ دے گی  
اگر تم ایمان نہ لاؤ۔

یہی ہے خُدا کا نجات کا طریقہ۔  
کیا تم دوسرا طریقہ قائم کرو گے؟  
کیا تم مسیح کے ساتھ  
دجال کا کردار ادا کرو گے؟

خُدا نے  
مسیح کی نائیانہ قربانی میں  
—اپنی راستبازی ظاہر کی ہے  
کیا تم اُسے نہیں دیکھتے؟  
یا دیکھ کر بھی  
کیا تم اُسے سراہی نہیں سکتے؟  
کیا تم اُس منصوبے کو قبول نہ کرو گے  
جو اُس راستبازی کو ظاہر کرتا ہے؟

،قبول کرو  
!اے گناہگارو  
یہی ہے وہ سب  
جو ایک بھائی کا دل  
:اور زبان تم سے کہہ سکتی ہے  
قبول کرو۔

اوه! کاش تم جانتے کہ یہ نجات تمہارے لیے کیسا سرور، کیسی شادمانی لے کر آتی ہے  
تو ابھی اسی دم اسے قبول کر لیتے۔

—میں اپنی گواہی دیتا ہوں  
گناہوں کے بوجھ سے دبے ہوئے  
،تباہ حال

،جس قدر تم ہو  
،میں بھی اسی قدر گم گشتہ تھا  
مگر میں نے یہ خوشخبری سنی۔

میں نے وہ پیغام سنا  
:جو یوں کہتا تھا

،میری طرف نظر کرو اور نجات پاؤ  
”اے زمین کے سب کناروں والو

میں نے نظر کی۔  
،میں بھی تمہاری مانند نالائق تھا  
—اتنا ہی بے سزا کے حق دار  
مگر جب میری نگاہ  
اُس عظیم ضامن پر پڑی  
جو باغ جسمانی میں  
،میرے لیے خون بہا رہا تھا  
،اور صلیب پر میرے واسطے مر رہا تھا  
تب میں نے جانا  
کہ اگر خدا نے  
،اُسے میرے بدلے سزا دی  
تو وہ راستباز رہتے ہوئے بھی  
مجھے سزا نہ دے سکتا۔

نہیں، بلکہ اگر مسیح  
،میری جگہ سزا پا چکا  
تو پھر میرے لیے  
دوبارہ سزا دینا  
عدالت کے خلاف ہوتا۔

اور آج کی رات  
میں اپنے آپ کو  
—یسوع کے پروں تلے چھپاتا ہوں  
،اُس عظیم ضامن کے سائے میں  
:جو طوفان میں میری واحد پناہ ہے

،اے صخرۂ ابدی، جو میرے لیے چاک کیا گیا  
”مجھے اپنے اندر چھپا لے۔

اُس کے چاک شدہ پہلو میں  
میری جان کو  
الہی غضب کی آندھی سے پناہ ملتی ہے۔

،اب میرے ساتھ سلامتی ہے  
،اب میرے ساتھ فرحت ہے



اب میرے ساتھ نجات ہے۔  
تو تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہو سکتی؟

—تم اُسے ڈھونڈنے کو یہاں نہ آئے تھے  
!نہیں  
بلکہ خُدا نے تمہیں یہاں لایا  
تاکہ وہ تمہیں ڈھونڈے۔

کیا لکھا نہیں ہے:

میں اُن کو اپنی اُمت کہوں گا  
،جو اُمت نہ تھیں  
”اور اُس کو محبوب جو محبوب نہ تھی؟“

وہ فرماتا ہے:

میں اُن کو مل گیا  
”جو مجھے نہ ڈھونڈتے تھے۔“

اوہ! کاش آج رات  
!وہ تمہیں بھی مل جائے  
—تم نجات کی راہ نہ جانتے تھے  
اب جانتے ہو۔

اپنے قصور میں اضافہ نہ کرو  
یہ جان کر کہ کیا کرنا ہے  
،مگر نہ کرو  
بلکہ ابھی، اسی وقت  
اُس پر ایمان لاؤ۔

اوہ! کاش رُوح القدس  
تمہارے دل میں ایمان پیدا کرے۔

کوئی کہے گا:

”یہ تو فقط تھوڑا سا ایمان ہے۔“  
،تھوڑا ایمان بھی تمہیں بچا سکتا ہے  
،مگر مسیح بڑا ایمان چاہتا ہے  
—کیونکہ وہ خود سچا ہے  
وہ جھوٹ بول نہیں سکتا۔

کیا تم اُس کا دامن نہیں تھام سکتے؟  
،اگر فقط اُس کے لباس کا کنارہ دکھائی دیتا ہے  
،اگر کوئی ایک باریک دھاگا باہر جھول رہا ہو  
—تو اُسے چھو لو  
بس چھو لو  
اور تم کامل ہو جاؤ گے۔

اگر تم ویسا ایمان نہیں لا سکتے  
،جیسا چاہتے ہو

تو ویسا ایمان لاو  
جیسا لا سکتے ہو۔

اُس شخص کی مانند کہو:

اے خُداوند، میں ایمان لایا؛“  
”میری بے ایمانی میں مدد دے۔

محصول لینے والے کی آواز بلند کرو

— اے خُدا، مجھ گناہگار پر رحم کر  
میری خاطر کفارہ دے۔  
یسوع، میں تجھے لے لوں گا؛  
”تو بھی مجھے لے لے

،خُداوند یہ بخشے  
اور کاش آج کی شب  
،بہتیرے اس مقام پر نجات پائیں  
،اُس کے فضل کے جلال اور تعریف کے لیے  
جس میں اُس نے ہمیں  
محبوب میں مقبول کیا۔

!آمین، اور آمین

تفسیر از خادم خُداوند سی۔ ایچ۔ اسپرُجن  
یوحنا 17:1-15  
:بیوں فرماتا ہے خُداوند یسوع

— ”آیت 1: ”میں تاک کا حقیقی درخت ہوں

”بہتیری باتیں کہی گئیں کہ ”کلیسیا حقیقی کون سی ہے؟  
نجات دہندہ خود اس کا جواب یوں دیتا ہے

”میں تاک کا حقیقی درخت ہوں۔“

،جتے اُس زندہ خُداوند سے واقعی پیوستہ ہیں  
وہی سچی کلیسیا کے اعضا ہیں۔  
،کہیں بھی ہوں  
،اگر وہ مسیح کے ساتھ ایک بدن ہوئے ہیں  
تو وہ اُس کے ہیں؛  
،وہ اُس الہی تاک کے شاخیں ہیں  
وہ اُس کی کلیسیا کے تابع ہیں۔

”آیت 1: ”اور میرا باپ باغبان ہے۔

،یہ باپ کا کام ہے کہ پاک رُوح کے وسیلہ  
اور اپنی مشیت کی تدابیر سے  
کلیسیا کی افزائش اور بہبودی کو سنبھالے۔

”میرا باپ باغبان ہے۔“

جتنے واعظ گو یا معلمین ہیں  
وہ فقط ایک آلہ ہیں  
اُس عظیم باغبان کے ہاتھ میں  
جو تاک کی شاخوں کی کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔

آیت 2: "جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی  
"وہ اُسے کاٹ ڈالتا ہے۔"

یہ تاک کی تراش خراش کا لازمی جز ہے  
،کہ جو شاخیں بیکار ہوں  
انہیں کاٹ دیا جائے۔

بیشتر لکڑی اگانے والی شاخیں  
،جو پھل نہ لائیں  
محض توانائی کا زیاں ہیں۔  
یوں ہی کلیسیا میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں  
،جو وقتی طور پر تروتازہ دکھائی دیتے ہیں  
—سبز و شاداب نظر آتے ہیں  
،اور جو خادم کلیسیا ہیں  
وہ اُن کو نکالنے کی جسارت نہیں کرتے۔

—مگر باپ خود یہ کام کرتا ہے  
،بسا اوقات موت کے ذریعے انہیں ہٹا دیتا ہے  
یا پھر یوں کرتا ہے کہ  
،وہ خود اپنی اصلیت ظاہر کر بیٹھتے ہیں  
اور کلیسیا کی تربیت و تادیب کے ماتحت  
بالآخر نکال دیے جاتے ہیں۔

آیت 2 (دوسرا حصہ)  
"اور جو پھل لاتی ہے، اُسے صاف کرتا ہے تاکہ اور بھی پھل لائے۔"

—پھر جو شاخیں پھل دار ہوں  
اُن کا کیا؟  
،انہیں وہ صاف کرتا ہے  
،یعنی کانٹ چھانٹ کرتا ہے  
تاکہ وہ اور بھی زیادہ پھل لائیں۔

—یہی اُس باغبان کا طریق ہے  
،وہ اپنے برگزیدہ بندوں کی آزمائشیں  
مصیبتیں، اور سختیاں بھیج کر  
،انہیں پاک کرتا ہے  
،تا کہ وہ نہ صرف قائم رہیں  
بلکہ فراوانی سے پھل لائیں۔

کوئی شخص مجھ سے یوں گویا ہوا، "میں نہیں سمجھتا کہ مجھ پر اس قدر سخت مصیبت کیوں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنے دل کی ۔  
"تھول میں لگا ہوں کہ شاید کوئی گناہ ہو جس نے یہ بلا کھینچی ہو۔"

اے عزیزو! اگر یہ تمہارا بھی سوال ہے  
—تو شاید واقعی کوئی گناہ ہو جسے ترک کرنا لازم ہے

اور اگر ایسا ہے،  
تو خدا نہ کرے کہ میں تمہیں اپنی جانچ پڑتال سے باز رکھوں۔

لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ  
مصیبت برگز گناہ کی علامت نہیں  
بلکہ اکثر تو یہ برعکس کا ثبوت ہے۔

—ہر وہ شاخ جو پھل لاتی ہے، باپ اُسے صاف کرتا ہے

تم ایسی اچھی شاخ ہو  
کہ آسمانی باغبان تمہیں اور بھی بہتر بنانا چاہتا ہے۔  
تم میں وہ استطاعت ہے کہ زیادہ پھل لا سکو  
اسی لیے وہ اُسے نمو دیتا ہے۔

یاقوت تراش وہ پتھر نہیں گھساتا  
جو بے قیمت ہو  
بلکہ اُسی کو، جو بیش قیمت ہو۔

یوں تم پر آنے والی مصیبت  
تمہاری نعمت کی کمی کی دلیل نہیں  
بلکہ اس کی موجودگی کی گواہی ہے۔

"ہر وہ ڈالی جو پھل لاتی ہے، اُسے وہ پاک کرتا ہے تاکہ اور بھی پھل لائے۔"

### 3

"...اب تم پاک ہو۔"

جی ہاں  
—تمہاری پاکی کے لیے یہی تدبیر واجب تھی

### 3

"اس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کہا..."

جب تک مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ رہا  
وہ اپنے کلام کے وسیلہ سے  
اپنی تاک کی شاخوں کی کانٹ چھانٹ کرتا رہا۔

اُس کے الفاظ نے  
—بے ثمر شاخوں کو کاٹ ڈالا  
چنانچہ بعض لوگ اُس کے کلام کو سن کر واپس چلے گئے  
اور اُس کے ساتھ پھر کبھی نہ چلے۔

کیونکہ اُنہوں نے کہا:

"یہ کلام تو سخت ہے، کون اسے سن سکتا ہے؟"

یہی وہ کلام تھا  
جو بیکار شاخوں کو کاٹ رہا تھا۔

مگر بعض ایسے بھی تھے  
جو اُس کے کلام سے ڈکھی ہوئے،  
مگر وہ ڈکھ دینداری کا تھا  
جو توبہ کے شایانِ شان پھل لایا۔

#### 4

"مجھ میں قائم رہو، اور میں تم میں۔"

—یہی ہے مسیحی زندگی کا عظیم اصول  
مسیح سے جڑے رہو۔  
نہ صرف اُس کے ساتھ زندگی گزارو  
بلکہ اُسی میں زندگی بسر کرو۔

"مجھ میں قائم رہو۔"

!اور اے عزیزو  
یسوع فقط تمہارا ہمارا ہی نہ ہو  
کبھی کبھار  
بلکہ وہ تم میں سکونت کرے۔

—اپنے دل کو اُس کا مقدس بناؤ  
تاکہ وہ اُس میں آرام پائے  
اور تمہارا دل اُس کا مسکن ہو۔

#### 4

جیسے ڈالی اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی۔  
جب تک تاک میں نہ رہے  
"ویسے ہی تم بھی نہیں، جب تک مجھ میں نہ رہو۔"

پس اصل بات یہ ہے کہ  
ہم مسیح میں قائم رہیں۔

—یہی اصل بنیاد ہے  
کہ ہم اُس کے ساتھ گہری، زندہ رفاقت میں جڑے رہیں  
اور اپنی ساری روحانی زندگی کا رَس اُسی سے حاصل کریں۔

#### 5

میں تاک ہوں، تم ڈالیاں ہو۔"  
جو مجھ میں قائم رہتا ہے  
"اور میں اُس میں، وہی بہت سا پھل لاتا ہے۔"

"یہ "دو طرفہ قائم رہنا  
ڈہرا پھل لاتا ہے۔  
مسیح مجھ میں  
—اور میں مسیح میں  
تو میں ضرور پھلدار ہوں گا۔

اے عزیزو،  
!اس پر دھیان دو  
میں ڈرتا ہوں کہ ہم مسیح سے دُور ہو جاتے ہیں۔  
یہ خطرہ اُن میں زیادہ ہوتا ہے  
جو ایمان میں پرانے ہو گئے ہیں۔

—نئے ایماندار اکثر دلی جوش رکھتے ہیں  
،ایمان کی تازگی اُنہیں مسیح کے نزدیک رکھتی ہے  
مگر پرانے راہی ہوشیار رہیں کہ  
کہیں سرد مہری نہ در آئے۔

اس سرد دُنیا میں  
—روحانی گرمی قائم رکھنا کٹھن کام ہے  
مگر یہی روحانی صحت کا نشان ہے۔

## 5

،جو مجھ میں قائم رہتا ہے" .  
—اور میں اُس میں، وہی بہت سا پھل لاتا ہے  
"کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔

یہ نہیں فرمایا کہ  
— "تم تھوڑا سا کرو گے" یا "کم کرو گے"  
بلکہ فرمایا:

"تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔"

،نہ کوئی نیکی  
،نہ کوئی رُوحانی عمل  
،نہ کچھ مقبول  
اگر تم یسوع سے جدا ہو۔

## 6

،جو کوئی مجھ میں قائم نہیں رہتا" .  
وہ ڈال کی مانند باہر پھینک دیا جاتا ہے  
اور سوکھ جاتا ہے۔  
اور لوگ اُسے جمع کر کے آگ میں ڈال دیتے ہیں  
"اور وہ جلتی ہیں۔"

!اور اے افسوس  
کتنے ہیں جو اس انجام کو پہنچتے ہیں۔  
وہ بظاہر وہی کچھ تھے  
،جو پھلدار شاخیں ہوتی ہیں  
—مگر درحقیقت نجات یافتہ نہ تھے

کیونکہ نجات یافتہ رُوحیں  
،راستبازی کے پھل ضرور لاتی ہیں  
اور اُن کی نجات  
اُن کے پھلوں سے ثابت ہوتی ہے۔

لیکن یہ ایسے تھے  
جو دیکھنے میں دوسروں جیسے لگتے تھے  
مگر آخر کار آشکارا ہو گئے  
اور آگ میں ڈال دیے گئے  
اور جل گئے۔

## 7

اگر تم مجھ میں قائم رہو۔  
"...اور میرے کلام تم میں قائم رہیں

—یعنی میرے وہی کلام  
تمہیں مسیح کی تعلیمات کو  
اپنے دل میں سنبھالنا ہوگا  
اُس کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔

:اور اگر تم یہ کرو

،تو جو چاہو مانگو"  
"اور وہ تمہارے لیے کیا جائے گا۔

اس باب میں ہمیں ایک یا دو مرتبہ یہ تعلیم دی گئی ہے کہ دعا کی طاقت بہت حد تک ہمارے مسیح کے ساتھ قریبی رفاقت اور اُس کی کامل اطاعت پر منحصر ہے۔ ہم مخلص نجات دہندہ پر ایمان لانے سے نجات پاتے ہیں، مگر نجات کی خوشی، یعنی اس کی عزت و جلال، صرف وہی لوگ پائیں گے جو اپنی ذات پر حسد کے ساتھ نظر رکھیں اور اپنے رب و مالک کی محبت سے جوش سے اطاعت کریں۔

## 9-8-

یہی میں ہوں کہ میرا باپ جلا ہوتا ہے کہ تم زیادہ پھل لاؤ؛ تاکہ تم میرے شاگرد بنو۔"  
"جیسے باپ نے مجھے محبت کی، میں نے تم سے محبت کی۔

!کتنا جلیل القدر کلام ہے یہ  
مجھے کم ہی کوئی آیت ایسی ملی جو اس سے گہری اور بھرپور ہو۔  
جیسے خدا باپ نے بیٹے سے محبت کی، ویسے ہی بیٹے نے ہم سے محبت کی۔  
"پھر سنو،" جیسے باپ نے مجھے محبت کی، ویسے ہی میں نے تم سے محبت کی؛ تم میری محبت میں قائم رہو۔  
وہ ہمیں یقین دلاتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ ہم اس محبت کے مزے میں رہیں۔

## 10

"اگر تم میرے حکموں کو رکھو، تو تم میری محبت میں قائم رہو گے۔"  
تم اس محبت کو پہچانو گے  
تم اس میں زندہ رہو گے  
یہ وہ فضا ہوگی جس میں تم سانس لو گے۔

## 11-10-

جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں کو رکھا اور اس کی محبت میں قائم ہوں۔"  
"یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں تاکہ میری خوشی تم میں قائم رہے۔

—مسیح چاہتا ہے کہ اس کے لوگ خوش رہیں  
مگر یہ خوشی ایک مقدس خوشی ہوگی  
جو کہ مدہم اور کمتر خوشی نہیں  
بلکہ مسیح کی اپنی خوشی ہے جسے خدا کے بندے حاصل کریں۔

## 16-11-

تاکہ میری خوشی تم میں قائم رہے، اور تمہاری خوشی کامل ہو۔  
یہی میرا حکم ہے کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو، جیسے میں نے تم سے محبت کی۔  
کسی کا اس سے بڑی محبت نہیں کہ کوئی اپنی جان دوستوں کے لئے دے۔  
تم میرے دوست ہو، اگر تم وہ کرو جو میں تمہیں حکم دوں۔  
اب سے میں تمہیں غلام نہیں کہوں گا، کیونکہ غلام نہیں جانتا کہ اُس کا رب کیا کرتا ہے؛  
بلکہ میں تمہیں دوست کہوں گا، کیونکہ جو کچھ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے، وہ سب میں نے تمہیں معلوم کر دیا ہے۔  
تم نے مجھے نہیں چنا، بلکہ میں نے تمہیں چنا اور مقرر کیا ہے کہ تم جاؤ اور پھل لاؤ، اور تمہارا پھل باقی رہے؛  
اور جو کچھ تم میرے نام پر باپ سے مانگو گے، وہ تمہیں دے گا۔

ایک بار پھر وہ دعا کی قبولیت کو  
اپنے حکموں پر چلنے کے ساتھ جوڑتا ہے۔

اے تم جو اپنی زندگی اور کاموں میں ناکام ہو،  
کیا تم اپنی ناکامی کو خدا کی یاد سے غافل ہونے کا نتیجہ نہیں سمجھو گے؟  
کیا خدا تمہاری مرضی کرے گا، اگر تم اُس کی مرضی نہ کرو؟  
کیا وہ تمہاری مدد کرے گا، اگر تم اُس کی مدد نہ لو؟  
کیا وہ تمہارے خلاف نہیں چلے گا اگر تم اُس کے خلاف چلو؟

خدا کرے کہ اُس کا روح تمہیں پاکیزہ زندگی دے  
!کیونکہ تب ہی تم دعا کی مہربانی کی جگہ پر کامیاب ہو گے

## 17-

"یہ باتیں میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔"

یسوع

ہم سے یہ روح محبت بھیج، ہم التجا کرتے ہیں۔